

## سورہ یونس اور سورہ ہود کے مضامین: ایک تقابل

علامہ حمید الدین فراہی نے یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ قرآن مجید کی سورتیں جوڑا جوڑا ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بعض سورتوں کے جوڑا جوڑا ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً سورۃ البقرہ اور سورہ آل عمران، اور سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کے بارے میں جنہیں معوذتین بھی کہا گیا ہے۔ اس نقطہ نظر سے جب قرآن کی سورتوں کا مطالعہ کیا گیا تو یہ نظریہ درست معلوم ہوتا ہے۔

اس تناظر میں سورہ یونس اور سورہ ہود کا ایک تقابلی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ یہ مطالعہ کس حد تک درست ہے، اس میں مزید کیا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ اور قرآن کی سورتوں کے بارے میں جوڑا جوڑا ہونے کا نظریہ کتنا صاحب ہے، نیز قرآن مجید کی تفہیم میں اس پر کیا اثر پڑتا ہے۔

مکتب فراہی کے مطابق قرآن مجید کی سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت دین کے مختلف مراحل کا بیان ہیں: کہیں پر قوم کے خاص لوگوں کو انداز کیا گیا ہے، جب کہ کہیں یہ انداز عام ہو گیا ہے، کہیں انداز کے سارے دلائل اور براہین آخری درجے تک ملے ہوئے ہیں اور مرحلہ اتمام حجت تک پہنچ گیا اور کہیں اس کے بعد ہجرت کا وقت آ گیا ہے، اور کہیں سب سے آخری مرحلہ آ جاتا ہے کہ اب منکرین کی تباہی اور مومنین کی کامیابی اور ان کے غلبے کا وقت آ گیا ہے۔ درج ذیل دونوں سورتیں، مرحلہ اتمام حجت میں نازل ہوئی ہیں۔ یہ چیز ان کے مضامین سے عیاں ہے۔ اتمام حجت کا مطلب ہے کہ رسول، دین کی دعوت اپنے تمام دلائل، براہین، معجزات غرض تمام ممکنہ وسائل سے اس طرح مکمل کر دیتا ہے کہ مخاطبین کے پاس اس کی صداقت کو جھٹلانے کا کوئی عذر باقی نہیں رہتا، لیکن پھر بھی اگر وہ انکار پر مصر رہتے ہیں تو اس کی وجہ ان کی ضد، عناد اور تعصب ہوتا ہے۔

اب دونوں سورتوں کے تقابلی مطالعہ پیش کیا جاتا ہے:

دونوں سورتیں الـ کے حروف سے شروع ہوتی ہیں۔ حروف مقطعات کے بارے میں علامہ فراہی کے پیش کردہ نظریہ پر جناب عدنان اعجاز صاحب کی تحقیق کے مطابق، ال ر سے مراد اللہ کی طرف سے نازل کردہ حکمت ہے۔ ان دونوں ہی سورتوں میں آغاز کلام میں بھی حکمت کی طرف اشارہ ہے: سورہ یونس میں کہا گیا ہے کہ یہ کتاب حکیم کی آیات

irfanshehzad76@gmail.com\*

ہیں اور سورہ ہود میں کہا گیا ہے کہ یہ آیت خدائے حکیم کی طرف سے نازل ہوئی ہیں۔ اسی لحاظ سے دونوں سورتوں کا مضمون بھی حکیمانہ پیغام کا حامل ہے۔ مخاطبین سے کہا جا رہا ہے کہ گزشتہ رسولوں کے انذار اور اتمام حجت کے بعد دنیا میں جو حال ان کی قوموں کا ہوا اور اسی بنا پر آخرت میں جو انجام ان کا ہوگا، اس سے عبرت حاصل کرو اور خود کو دنیا اور آخرت کے اس خسران سے بچاؤ، اور رسول کی دعوت کی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے، خود کو خدا کے انعام کا مستحق بناؤ۔ (عدنان اعجاز صاحب کے مضمون کے لیے دیکھیے، 'حروف مقطعات اور نظریہ فراہی کے اطلاقات، اشراق، ستمبر اور اکتوبر' 2016)

علامہ فراہی کے نقطہ نظر سے ہٹ کر بھی، یہ خیال کیا جاتا ہے کہ حروف مقطعات، اپنی سورت کے مضامین کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ا ل ر کے یکساں نام کے لحاظ سے دیکھا جائے تو دونوں سورتوں کے مضامین بھی ایک جیسے ہیں، یعنی انذار و بشارت۔ انذار یعنی مخاطبین کو دین حق پر ایمان لانے کی دعوت دینا اور ان کے انکار پر عذاب کی دھمکی سنانا کہ وہ عذاب دنیا میں بھی آجائے گا اور آخرت میں بھی پیش آئے گا، اور بشارت کا مطلب مومنین کو دنیا اور آخرت میں انعام کی بشارت دینا۔ اس انذار اور بشارت کے لیے دونوں سورتوں میں استدلال بھی یکساں ہے، یعنی انبیا کی تاریخ سے استدلال۔ سورہ یونس میں البتہ آفاق اور انفس سے بھی دلائل لائے گئے ہیں۔

دونوں سورتوں کے آغاز ہی میں انذار اور بشارت ایک ساتھ مذکور ہوئے ہیں۔ سورہ یونس میں ہے:

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلَى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ لَّهُمْ قَدَمٌ صٰدِقٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ، قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ (آیت 2)

کیا ان لوگوں کو اس پر حیرانی ہوگئی کہ ہم نے انھی میں سے ایک شخص پر وحی کی ہے کہ لوگوں کو خبردار کرو اور جو مان لیں، انھیں خوش خبری پہنچا دو کہ ان کے لیے ان کے پروردگار کے پاس بڑا مرتبہ ہے۔ (اس حقیقت کو سمجھنے کے بجائے) ان منکروں نے کہہ دیا کہ یہ شخص تو کھلا جادوگر ہے۔

سورہ ہود میں ہے:

اَلَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ، اِنِّىْ لَكُمْ مِّنْهُ نٰذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ (سورہ ہود، آیت 2)

کہ تم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔ میں اُس کی طرف سے تمہیں خبردار کرنے والا اور خوش خبری دینے والا ہوں۔ چنانچہ دونوں سورتوں میں یہ دونوں مضامین پوری سورہ میں ساتھ ساتھ موجود ہیں۔ تاہم، دونوں سورتوں میں انذار کا مضمون غالب ہے، کیونکہ معاملہ اتمام حجت کی طرف جا رہا ہے۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ سورہ یونس میں انذار عام سے اتمام حجت تک کے دو مراحل بیان ہوئے ہیں۔ یعنی پہلے مرحلے پر بات سمجھائی جا رہی ہے اور آخر میں جان بوجھ کر انکار پر مصر رہنے والوں کو عذاب کی دھمکی سنادی گئی ہے۔ سورہ یونس میں اتمام حجت ابھی ابتدائی طور پر ہوا ہے یعنی کچھ لوگوں پر اتمام حجت ہو گیا اور کچھ پر ابھی ہو رہا ہے، اس لیے انہیں بار بار سمجھایا جا رہا ہے۔ جب کہ سورہ ہود میں اتمام حجت اگلے مراحل میں داخل ہو گیا ہے۔ اس سورہ میں معاملہ

سمجھانے سے زیادہ منکرین کے لیے دھمکی آمیز ہو گیا ہے۔ مثلاً دونوں سورتوں میں آسمان اور زمین کی تخلیق کے تذکرے کے بعد نتیجے کے بیان میں لب و لہجے کا فرق ملاحظہ کیجیے:

سورہ یونس:

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ، مَا مِنْ شَفِيعٍ إِلَّا مِنْ بَعْدِ إِذْنِهِ، ذَلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ، أَفَلَا تَذَكَّرُونَ -  
إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا، وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا، إِنَّهُ يَبْدُوا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ  
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ، وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ  
أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ (آیت 3-4)

” (لوگو)، حقیقت یہ ہے کہ تمہارا پروردگار وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر معاملات کا نظم سنبھالے ہوئے اپنے عرش پر قائم ہو گیا۔ اُس کی اجازت کے بغیر کوئی (اُس کے حضور میں) سفارش کرنے والا نہیں ہے۔ تمہارا پروردگار وہی اللہ ہے، لہذا اُسی کی بندگی کرو۔ کیا تم سوچتے نہیں ہو؟ تم سب کو (ایک دن) اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ وہی خلق کی ابتدا کرتا ہے، پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا، اس لیے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ہیں، ان کو انصاف کے ساتھ (ان کے عمل کا) بدلہ دے اور جنہوں نے انکار کر دیا ہے، ان کے انکار کے بدلے ان کے لیے کھولت ہو پانی اور دردناک عذاب ہے۔“

سورہ ہود:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا، وَلَئِن قُلْتُمْ إِنَّكُمْ مَّرْعُوثُونَ مِن بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ  
الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ - وَلَئِن أَخْرَجْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ  
لَيَقُولَنَّ مَا يَحْبِسُهُ، أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ  
يَسْتَهْزِءُونَ (آیت 7-8)

” اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا ہے اور (تمہاری پیدائش سے پہلے) اس کا عرش پانی پر تھا..... اس لیے (پیدا کیا ہے) کہ تم کو آزما کر دیکھے کہ تم میں کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔ اب (اے پیغمبر)، اگر تم ان سے کہتے ہو کہ (لوگو)، مرنے کے بعد تم دوبارہ اٹھائے جاؤ گے تو یہ منکرین فوراً بول اٹھیں گے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔ اور اگر کچھ مدت کے لیے ہم ان سے عذاب کو نال دیں گے تو ضرور پوچھیں گے کہ اسے کیا چیز روکے ہوئے ہے؟ سنو، جس دن وہ ان کے اوپر آ پڑے گا تو ان سے پھیرا نہ جاسکے گا اور وہی چیز ان کو آگھرے گی جس کا مذاق اڑا رہے ہیں۔“

یعنی سورہ یونس میں بات اصولی اعتبار سے کی گئی ہے کہ نیکو کار مومنوں کو اجر جب کہ منکرین کو سزا ملے گی، جب کہ

سورہ ہود میں بات دھمکی آمیز ہوگئی ہے، ساتھ میں قیامت سے پہلے دنیاوی عذاب کی دھمکی بھی دے ڈالی گئی ہے۔  
سورہ ہود میں چونکہ انذار پر زیادہ زور ہے، اسی مناسبت سے اس میں بشارت کا مضمون کم ہو گیا ہے۔  
سورہ یونس کی آیت 47 میں دنیاوی عذاب آنے کا اصول بتایا گیا ہے کہ کسی قوم پر اگر رسول آجائے تو ان کے مسلسل انکار کی صورت میں اس قوم کا فیصلہ دنیا میں ہی کر دیا جاتا ہے:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ، فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قَضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ  
(آیت 47)

” (اس کا قانون یہی ہے کہ) ہر قوم کے لیے ایک رسول ہے۔ پھر جب ان کا رسول آجاتا ہے تو ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا۔“  
سورہ یونس اور سورہ ہود میں اسی اصول کی تفصیل اور اطلاق دکھائے گئے ہیں۔

ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ سورہ یونس کے آغاز میں عذابِ آخرت کا ذکر پہلے ہے اور دنیاوی عذاب کا بعد میں جب کہ سورہ ہود میں دنیاوی عذاب کا ذکر آخرت کے عذاب سے پہلے کیا گیا ہے جب کہ سورہ ہود میں دنیاوی عذاب کا ذکر پہلے ہے اور آخرت کے عذاب کا بعد میں۔ مثلاً دیکھیے:

سورہ یونس:

إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا، وَعَدَّ اللَّهُ حَقًّا، إِنَّهُ يَبْدُو الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ  
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ، وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ  
أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ (آیت 4)

”تم سب کو (ایک دن) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ وہی خلق کی ابتدا کرتا ہے، پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا، اس لیے کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے ہیں، ان کو انصاف کے ساتھ (ان کے عمل کا) بدلہ دے اور جنھوں نے انکار کر دیا ہے، ان کے انکار کے بدلے ان کے لیے کھولتا ہوا پانی اور دردناک عذاب ہے۔“

سورہ ہود:

وَأَنْ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ  
كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ، وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ (آیت 3)  
”اور یہ کہ تم اپنے پروردگار سے معافی چاہو، پھر اس کی طرف رجوع کرو، وہ تمہیں ایک متعین مدت تک اچھی طرح بہرہ مند کرے گا اور ہر اس شخص کو جو اس کے فضل کا مستحق ہے، اپنے فضل سے نوازے گا۔ لیکن اگر منہ پھیرو گے تو میں تمہارے اوپر ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔“

چنانچہ اسی مناسبت سے سورہ یونس میں آگے جا کر بھی پہلے آخرت کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے، پھر اس آخرت

کے عذاب کے نمونے کے طور پر دنیاوی عذاب کے چند نمونے بتائے گئے ہیں، جب کہ سورہ ہود میں دنیاوی عذاب کا ذکر کرنے کے بعد آخرت کے عذاب پر ان سے استدلال کیا گیا ہے۔ مثلاً دیکھیے سورہ ہود میں قوم عاد پر عذاب کا ذکر کرنے کے بعد قیامت کے عذاب کا ذکر یوں کیا گیا:

وَأَتَّبِعُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ (آیت 60)

”آخر کار) اس دنیا میں بھی ان کے پیچھے لعنت لگا دی گئی اور قیامت کے دن بھی۔“

اسی طرح فرعون پر آنے والے دنیاوی عذاب کا ذکر کرنے کے بعد یہ کہا گیا:

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ، وَيُنَسِّسُ الْوَرْدَ الْمَمْرُورُودُ (آیت 98)

”قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا اور انھیں دوزخ میں لے جاتا رہے گا۔ کیا ہی برا گھاٹ ہے جس پر وہ اتریں گے۔“

پھر دنیاوی عذاب کے سارے قصے سنا کر یہ کہا گیا:

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْآخِرَةِ، ذَلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوذٌ (ہود، 103)

”اس میں یقیناً ان لوگوں کے لیے بڑی نشانی ہے جو آخرت کے عذاب سے ڈریں۔ وہ ایک ایسا دن ہے جس کے لیے سب لوگ اکٹھے کیے جائیں گے اور وہ حاضری کا دن ہو۔“

سورہ یونس میں نوح علیہ السلام کے تذکرے کے بعد اور موسیٰ علیہ السلام کے تذکرے سے پہلے ان دونوں کے درمیان کے رسولوں کو اجمالاً ذکر کیا گیا ہے (آیت 74)، پھر اس اجمالی بیان میں آنے والے رسولوں کا تفصیلی تذکرہ سورہ ہود میں آ گیا ہے۔ اس طرح دونوں سورتیں مل کر انزور کی قرآنی تاریخ کی تکمیل کرتی ہے۔

سورہ یونس میں نوح علیہ السلام کا قصہ مختصر ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا مفصل، جب کہ سورہ ہود میں نوح علیہ السلام کا قصہ مفصل ہے اور موسیٰ علیہ السلام کا بالکل مختصر ہے۔ اس طرح دونوں سورتیں مل کر ایک دوسرے کو مکمل کرتی ہیں۔ دونوں سورتوں میں نعت اور کبوت کی حالتوں کے بارے میں انسان کے ناشکر گزار روپے کا ذکر ہے، لیکن دونوں میں ایک فرق ہے: سورہ یونس میں مصیبت کا بیان ہے کہ جب ناشکرے انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اٹھتے بیٹھے خدا کو پکارنے لگتا ہے، اور جب مصیبت دور ہو جاتی ہے تو خدا کو ایسے بھول جاتا ہے جیسا کبھی پکارا ہی نہ تھا:

وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا، فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرِّ مَسَّهُ، كَذَلِكَ زَيْنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (آیت 12)

”حقیقت یہ ہے کہ انھیں کوئی عذاب دکھا بھی دیا جائے تو ایمان نہ لائیں گے۔ اس لیے کہ) انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس پر کوئی سخت وقت آتا ہے تو لیٹے اور بیٹھے اور کھڑے وہ ہم کو پکارتا ہے۔ پھر جب اس کی تکلیف ہم ٹال دیتے ہیں تو اس طرح چل دیتا ہے گویا جو تکلیف اسے پہنچی، اس میں کبھی اس نے ہم کو پکارا ہی نہ تھا۔ حد سے گزرنے

والوں کے لیے اُن کے اعمال اسی طرح خوش نما بنا دیے گئے ہیں۔“  
 جب کہ سورہ ہود میں اس ناشکر گزار روئے کو نعمت کے باب میں بیان کیا گیا ہے کہ جب ایسے انسان سے نعمت  
 چھین لی جائے تو فوراً مایوس ہو جاتا ہے:

وَلَيْسَ أَذَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنَاهَا مِنهُ إِنَّهُ لَكَفُورٌ (آیت 9)  
 ”انسان کا معاملہ یہ ہے کہ ہم اس کو اپنے کسی فضل سے نوازتے ہیں، پھر اس سے اسے محروم کر دیتے ہیں تو وہ مایوس  
 ہو جاتا ہے اور ناشکری کرنے لگتا ہے۔“

اور دوسرا یہ کہ اگر اسے مصیبت کے بعد نعمت ملتی ہے تو اترانے لگتا ہے لیکن خدا کا شکر گزار نہیں بنتا:  
 وَلَيْسَ أَذَقْنَاهُ نِعْمَةً بَعْدَ ضَرْبٍ مَسَّ سُنَّتَهُ لَيَقُولَنَّ ذَهَبَ السَّيِّئَاتِ عَنِّي، إِنَّهُ لَفَرِحٌ فَخُورٌ  
 (آیت 10)

”اور اگر کسی تکلیف کے بعد جو اس کو پہنچی تھی، ہم اسے نعمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو کہتا ہے کہ میری مصیبتیں مجھ سے  
 دور ہوئیں۔ (پھر) وہ پھولا نہیں ساتا اور اکڑنے والا بن جاتا ہے۔“  
 دونوں سورتوں کی اس موضوع کی آیات کو ملا کر دیکھا جائے تو ناشکر گزاری کے اس انسانی رویے کی تصویر مکمل ہوتی  
 ہے۔ گویا دونوں سورتوں کے یہ دونوں مقامات ایک دوسرے کا تکملہ ہیں۔

دونوں سورتوں میں قرآن کے بارے میں کفار کے رویے پر بات ہوئی ہے کہ وہ اسے من گھڑت قرار دے رہے  
 تھے، اس پر دونوں سورتوں میں قرآن جیسا کلام لانے کا چیلنج دیا گیا ہے۔ سورہ یونس میں کہا گیا ہے کہ اگر تم قرآن کو من  
 گھڑت سمجھتے ہو تو اس جیسی ایک سورت ہی بنا کر لے آؤ (آیت 38) جب کہ سورہ ہود میں کہا گیا ہے کہ اس جیسی دس  
 سورتیں لے آؤ۔ (آیت 13)

دونوں سورتوں کے اس تقابلی مطالعہ سے عیاں ہوتا ہے کہ قرآنی سورتوں کے جوڑا جوڑا ہونے کا نظریہ درست ہے  
 اور اس تناظر میں یہ قرآن بھی کا ایک نیا درجہ کھولتا ہے۔

**اسوہ رہبر عالم** ﷺ

(سیرت نبوی کے مختلف پہلوؤں پر تحریروں کا انتخاب)

— از قلم: ابوعمار زاهد الراشدی —

— مرتب: ناصر الدین خان عامر —

[صفحات: ۱۲۳ - قیمت: ۸۰ روپے]

(ملکتہ امام اہل سنت پر دستیاب ہے)